بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

کم وبیش دو سال سے اتر پردیش میں اُردو کو علاقائی زبان تسلیم کرانے کے لئے دستخطوں کی جو مہم جاری تھی خوشی کی بات ہے کہ وہ آخر منزلِ مقصود پر پہنچ کر کامیابی کے ساتھ ختم ہوگئی یعنی بیس لاکھ دستخط حاصل کر لئے گئے اور اس سلسلہ میں جو ایک عارضی کمیٹی بنی تھی ۳۱ رمئی کو اسے بھی ختم کر دیا گیا اس میں شک نہیں کہ موجودہ حالات میں اردو کے لئے بیس لاکھ دستخط فراہم کرلینا کوئی معمولی بات نہیں ہے جن مخلص کارکنوں اور زبان کے شیدائیوں نے اس تحریک کو کامیاب بنانے میں عملاً حصہ لیا ہے وہ سب قدردانانِ اردو کی طرف سے شکریہ کے مستحق ہیں۔ کہ ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند۔

اگست ۱۹۴۹ء میں کانگریس ورکنگ کمیٹی نے ہندوستان میں زبان کے مسئلہ کی نسبت اپنی پالیسی کا جو اعلان کیا تھا اس میں صاف صاف یہ کہہ دیا گیا تھا کہ اگرچہ ہندی کی جواب نیشنل زبان بن گئی ہے حوصلہ افزائی ہونی چاہیے لیکن جو اور صوبائی یا علاقائی زبانیں ہیں ان کے علاقوں میں ان کی بھی اسی طرح حوصلہ افزائی ہونی چاہیے۔ پرائمری تعلیم طلباء کو ان کی مادری زبان میں ہی دی جانی چاہیے اور اگر کسی جگہ کئی کئی زبانیں بولی جاتی ہیں تو وہاں کی حکومت کا فرض ہوگا کہ وہ ہر زبان کے ذریعہ تعلیم کا بندوبست کرے۔ بشرطیکہ اس زبان کے لڑکوں کی تعداد معقول ہو اسی اعلان میں مزید براں یہ بھی کہا گیا تھا کہ ملک کے دستور میں ہندوستان کی بڑی زبانوں کی ایک فہرست ضمیمہ ہشتم میں دے دی گئی ہے ان زبانوں میں سے ایک اردو بھی ہے اور کمیٹی کو اس بات کا پورا یقین ہے کہ اردو کو اس کا مقام جس کی وہ مستحق ہے ضرور دیا جائے گا اس بیان میں آگے چل کر کہا گیا ہے کہ اس کو لازماً یاد رکھنا چاہیے کہ اردو ہندوستان کی زبان ہے جو یہیں پیدا

ہوئی اور پلی بڑھی اور جس کو ہندوستان میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد بولتی اور لکھتی ہے۔

کانگرس ورکنگ کمیٹی نے زبان سے متعلق اپنی پالیسی کا یہ اعلان اپنے جلسہ ۵ راگست ۱۹۴۹ء میں کیا تھا۔ لیکن گذشتہ چار سال میں اس کو یہ معلوم ہوا کہ اردو کے ساتھ بعض صوبائی حکومتیں اور بعض ادارے انصاف کا معاملہ نہیں کر رہے ہیں اس بناء پر اس نے اپنا فرض سمجھا کہ گذشتہ ماہ مئی کی ۱۷ تاریخ کو ورکنگ کمیٹی کا جو اجلاس ہوا تھا اس میں پھر اپنے ۱۹۴۹ء والے بیان اور زبان کی نسبت اپنی پالیسی کا اعادہ کرے۔ چنانچہ اس نے کیا اور صوبائی حکومتوں کو خاص طور پر متوجہ کیا کہ وہ زبان کی نسبت کانگرس کی سوچی سمجھی اور خوب اچھی طرح سے غور کی ہوئی پالیسی کا احترام کریں اور اس پر عمل کریں اس کی تائید وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد کے اس بیان سے بھی ہوتی ہے جو جناب موصوف نے ۱۷ مئی کی پاس شدہ چند تجاویز کی وضاحت کی غرض سے دیا تھا۔ مولانا نے اس میں صاف لفظوں میں فرمایا ہے کہ ۱۷ مئی کی ورکنگ کمیٹی کے جلسہ میں ۵ راگست ۱۹۴۹ء والے زبان سے متعلق رزولیوشن کے اعادہ کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ بعض ریاستی حکومتیں اور بعض ادارے اس پر عمل نہیں کر رہے تھے۔ اس بنا پر کانگرس ورکنگ کمیٹی نے ضروری خیال کیا کہ وہ ان حکومتوں کو اپنا ۱۹۴۹ء والا رزولیوشن پھر یاد دلائے اور ان پر زور دیا جائے کہ وہ اس پر عمل بھی کریں۔

بہرحال ایک طرف اردو کے لئے بیس لاکھ دستخطوں کی مہم کا کامیابی کے ساتھ سرانجام پانا اور دوسری طرف انھیں دنوں اور اسی مہینہ میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کا زبان کی نسبت اپنی پالیسی کا پھر پرزور الفاظ میں اعادہ کرنا اور اس کے فوراً بعد ہی وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد کا اس کی وضاحت میں بیان دینا اور اس میں بعض صوبائی حکومتوں کی کوتاہیوں کا پردہ فاش کرنا۔ یہ سب چیزیں اردو کے حق میں فال نیک اور اچھی علامتیں ہیں اب دیکھنا یہ ہے کہ

اس معبد کی خبر کیا نکلتی ہے !! شعر

اک برہمن نے کہا ہے کہ یہ سال اچھا ہے
دیکھیے پاتے ہیں عشاق بتوں سے کیا فیض

یہ محضر نامہ جناب صدر جمہوریہ کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔ اور اس کے نتیجے دو ہی ہو سکتے ہیں جناب صدر صاحب اس کو شرف قبول و پذیرائی عطا فرمائیں اور ایک آرڈیننس کے ذریعہ اترپردیش میں علاقائی زبان ہونے کا اعلان کر دیں یا دریا یہ محضر نامہ درخور قبول ہی قرار نہ پائے۔ ان دونوں صورتوں میں اردو کا کام محض دستخطوں کی فراہمی کے بعد ختم نہیں ہوتا بلکہ اور بڑھ جاتا ہے قدرتی طور پر اب دنیا یہ معلوم کرنا چاہے گی کہ جس زبان کے لئے صرف ایک صوبہ ہی کے اندر بیس لاکھ انسانوں نے دستخط کر دیئے ہوں انھوں نے اس زبان کی حفاظت و بقا کے لئے بھی کچھ کیا یا صرف دستخط کر دینا ہی ان کے کلیۂ جوش عمل کی سب سے بڑی پونجی تھا۔

ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں اور اب پھر لکھتے ہیں کہ اصل ضرورت یہ ہے کہ جگہ جگہ اردو کی تعلیم کے لئے مکاتب کھولے جائیں جن میں بنیادی تعلیم کے ماہر اساتذہ کام کریں تاکہ وہ پڑھنے والوں میں زبان کے ساتھ دلچسپی اور اس کا شوق بھی پیدا کر سکیں۔ علاوہ بریں اردو کی گشتی لائبریری اور گشتی دارالمطالعہ کا قریہ بہ قریہ۔ محلہ بہ محلہ انتظام ہونا چاہئے اردو اخبارات و رسائل اور اردو مصنفین و مولفین کی ہمت افزائی کا بندوبست ہونا چاہئے۔ اردو کلاسکی ادب کی جو کتابیں معدوم ہوتی جا رہی ہیں ان کی از سرِ نو دیدہ زیب طباعت و اشاعت ہونی چاہئے یونیورسٹیوں میں جو لڑکے یا لڑکیاں اردو میں ایم۔ اے کریں۔ ان کے لئے وظائف اور جو امتیازی امتحان پاس کر لیں ان کے واسطے طلائی تمغہ وغیرہ کا بندوبست ہونا چاہئے اردو کو خود اس کے مخالفوں کی طرف سے اتنا خطرہ نہیں ہے جتنا کہ خود اردو کے نام لیواؤں کی طرف سے ہے اور ہم نے جو کچھ لکھا ہے اس کا سر و سامان اور انتظام و اہتمام انجمن ترقی اردو کو کرنا چاہئے !